جناب حافظ محمد اقبال رنگونی

لینے اور دینے کا ترازو ایک رکھیئے

میڈیا میں مسلمانوں کو بدنام کرنے کی نہ رکنے والی مہم

۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء کو پیرو دارالخلافہ لیما میں ملک کے باغیوں کا ایک گروہ ایک دھماکہ کے ذریعہ جاپانی سفارت خانہ میں داخل ہوا۔ جہاں ایک تقریب میں موجود چار سو کے قریب افراد کو یرغمال بنالیا جن میں بہت سے غیر ملکی سفراء بھی تھے۔ باغیوں نے مطالبہ کیا کہ لیما کی جیل میں موجود انکے ساتھیوں اور رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔ بصورت دیگر ان سب کو قتل کر دیا جائے گا۔ تازہ اطلاع کے مطابق ان میں سے کچھ افراد کو رہا کیا جاچکا ہے۔ تاہم تین سو سے زائد افراد ابھی تک باغیوں کی حراست میں ہیں۔ اور نمائندوں کے ذریعہ گفت وشنید کا سلسلہ جاری ہے۔ ملک صدر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ خون خرابہ کے بغیر اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ کرسمس سے قبل یہ مسئلہ حل کرلیا جائے گا۔

ہماری ان سطور کے شائع ہونے تک یہ معاملہ کسی کنارے آلگا ہو گا۔ اور بہت ممکن ہے کہ اسے قصہ پارینہ کی صف میں جگہ دی جاچکی ہو۔ لیکن ہمیں اس وقت اس سلسلے میں یورپ کے ذرائع ابلاغ کے ایک معاندانہ رویہ کی طرف توجہ دلانی مقصود ہے۔ کہ یورپ کے ذرائع ابلاغ کے ایک عیسائی ملک میں ہونے والے عیسائیوں کے ہاتھوں ہونے والے اغواء کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اسی قسم کے بلکہ اس سے کم درجہ کی حرکت اگر کسی مسلمان سے ہوجاتی تو انکا رویہ کیا ہوتا ہے۔ اور وہ اس سارے واقعہ کو کس نقطہ نظر سے اچھالتے ہیں۔ ۲۲ دسمبر کی شام برطانیہ کے مشہور نشریاتی چینل اسکائی نیوز میں مذکورہ بالا اغوا کی تفصیلی خبر نشر ہوئی جس میں اس کاروائی کے ذمہ دار افراد اور گروہ کو گوریلا کے نام سے پکارا گیا اور انکی پر تشدد کاروائیوں کا بھی تذکرہ ہوا۔ پھر اسکے معابعد برطانیہ میں ہونے والی ایک مذہبی تقریب کے انعقاد کی خبر نشر کی گئی جو کشمیر میں اغواء ہونے والے چار عیسائیوں سے متعلق تھی۔ افسوس اور تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ خبر پڑھنے والے نے جب یہ خبر پڑھی تو اس طرح پڑھی کہ کشمیر کے اسلامک گوریلا کے ہاتھوں اغواء ہونے افراد کیلئے ایک دعائیہ تقریب الخ

دنیا میں اغواء قتل وغارت گری اور پر تشدد کاروائیوں کے واقعات اور حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں۔

عیسائی بھی یہ حرکتیں کرتے ہیں اور مسلمان بھی۔ ہندو بھی اس طرح کی کاروائیوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ اور یہودی بھی۔ لیکن آپ نے کبھی یورپ کے ذرائع ابلاغ کو یہ کہتے نہیں سنا ہو گا کہ عیسائی گوریلے اس قبیح حرکت میں ملوث ہیں۔ سری لنکا اور ہندوستان کے ہندو گوریلا دھماکے کر رہے ہیں اسرائیل کے یہودی انسانی حقوق کی توہین و تذلیل کا مسلسل ارتکاب کر رہے ہیں۔ کیھتولک گوریلے چرچ آف انگلینڈ اور پروٹسنٹنٹ گوریلے کے الفاظ کبھی آپ نے نہیں سنے۔ البتہ انکی زبانیں اور انکے قلم جب تک مسلم گوریلا۔ اسلامک گوریلا۔ جنونی اور متشدد مسلم کے الفاظ استعمال نہیں کریں نہ انکی خبریں پوری ہوتی ہیں نہ مضمون مکمل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی انکے دل کی بھڑاس نکلتی ہے۔

اغواء اور قتل وغارت گری اور بے گناہوں کے خون سے کھیلنا بیشک بڑا جرم ہے۔ اسلام ہر گز اس قسم کی کاروائیوں کی اجازت نہیں دیتا اور نہ کسی نے یہ کہا ہے کہ اپنے حق کو حاصل کرنے کے لئے دوسروں کے عزت اور انکے خون سے کھیلو۔

قانون الہیٰ نے اس معاملے میں مسلم اور غیر مسلم دونوں کی رعایت اور حفاظت کی ہے۔ اور ان لوگوں کو جو بدامنی کے ذمہ دار ہیں سخت سزا کا مستحق ٹھرایا ہے۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ ویسعون فی الارض فسادا (پ ۶ المائدہ) کے تحت ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

جب کوئی رہزنی کرے اور بدامنی پھیلائے تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس نے قتل کا ارتکاب بھی کیا ہے اور مال بھی لیا ہے۔ تو اس کا دایاں ہاتھ اور بایاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر قتل کیا جائے گا۔ اور پھانسی پر چڑھایا جائے گا اور اگر اس نے صرف قتل کیا ہے اور مال نہیں لوٹا تو اسے قتل کیا جائے گا۔ اور اگر صرف مال لوٹا ہے قتل نہیں کیا تو اس کا دایاں اور بایاں پیر کاٹا جائے گا اور اگر یہ صورت پیش آئی کہ اس نے نہ قتل کیا ہے نہ مال لوٹا ہے صرف ڈرایا دھمکایا ہے تو اسے جلاء وطن کر دیا جائے گا۔ یہاں جلاء وطن کرنے سے مراد یہ ہے کہ اسے ایسی جگہ بھیج دیا جائے جہاں لوگ اسکی اذیت سے محفوظ ہوں اور اپنے کئے کی سزا بھی مل جائے۔ علماء اسلام نے اسکی صورت قید بتائی ہے۔

سو اسلام کی نگاہ میں اس قسم کے جرائم ناقابل معافی جرم ہیں اور اسکی سزا موجود ہے مگر یہ کیا مذاق ہے۔ کہ اگر کسی مسلمان سے اس قسم کا جرم ہو جائے تو اسے اسلام کے سر تھوپ دیا جائے اور یہ پروپیگنڈہ کیا جائے کہ اسلام نے اس قسم کی کاروائیوں کی اجازت دی ہے۔ فرد اور گروہ کی غلطی اور جرم کو مذہب کے سر تھوپنا ظلم اور غلط پروپیگنڈا ہے۔ اگر مسلم اور اسلامک گوریلا کے الفاظ استعمال کئے بغیر خبریں اور تبصرے نامکمل رہتے ہیں تو عیسائی گوریلا ہندو گوریلا اور یہودی گوریلا کہے بغیر خبریں اور مضامین نامکمل رہنی چاہئیں لینے اور دینے کا ترازو ایک ہونا چاہئے۔ اور اگر مذہب کا نام لئے بغیر یہ بات کہی جاسکتی ہے اور اس گروہ کی مذمت کی جاسکتی ہے۔ تو پھر یہ فلسفہ مسلمانوں کے حق میں کیوں بدل جاتا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام   وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ہم سمجھتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے ذرائع ابلاغ کا یہ رویہ مسلم دشمنی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ بات بات پر اسلام کو مطعون کرنا اور اکثر و بیشتر اسلامی روایات کو نشانہ تنقید بنانا واضح کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام دشمنی میں بالکل اندھے ہو چکے ہیں۔ اور ہر وقت اسی دھن میں لگے رہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی بن پڑے اسلام اور مسلمانوں کی وہ تصویر بنائی جائے جس سے یورپ کے عوام اسلام سے بدظن اور متنفر ہو جائیں۔

اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں یہ خلاف حقیقت پروپیگنڈہ صرف یورپ کا میڈیا ہی نہیں بلکہ اس وقت قادیانی گروہ بھی اپنی نشریات میں اہل اسلام پر اپنے مغربی آقاؤں کے طرز اور اشارے پر حملہ آور ہے۔ یہ لوگ اہل اسلام کے عقائد و اعمال کے بارے میں زہر آلودہ طنز کرتے اور طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کر کے امت مسلمہ کے نوجوانوں بالخصوص عرب نوجوانوں کو گمراہ کرنے میں دن رات مصروف عمل ہیں۔ ان سب کے پیش نظر سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ پوری دنیا میں مسلم قوم کو اسکے عقائد و اعمال اور اخلاق و کردار میں اس حد تک بے آبرو کر دیا جائے کہ غیر مسلم اسلامی عقائد اور اسلامی تہذیب کے قریب نہ جائیں۔

ہمیں یورپ اور قادیانی میڈیا سے زیادہ افسوس اور تعجب عالم اسلام کے ذرائع ابلاغ پر ہے کہ عالم اسلام کا میڈیا ان حالات میں بھی یورپ کے ذرائع ابلاغ سے حد درجہ متاثر ہے۔ اور اسلامی معاشرے میں مغربی بولی بولنا وقت کا بڑا تقاضا اور فرنگی تخیلات سے عرب قوم کو آشنا کرنا بڑی خدمت سمجھتا ہے۔ اور اسی کو اپنی بڑی کامیابی جانتا ہے۔ کہ عرب قوم کو اسلامی روایات کے بجائے فرنگی تخیلات اور نظریات کا خوگر بنا دیا جائے۔ حکیم مشرق ڈاکٹر اقبال کے نزدیک یہ دراصل ابلیسی فرمان ہے جو وہ اپنے سیاسی طالع آزماؤں کو دے رہا ہے۔

فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات　　　اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

عالم اسلام کی حکومتوں اور دنیا بھر کے مسلم دانشوروں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ یورپ اور قادیانیوں کے اس شر انگیز اور گمراہ کن پروپیگنڈے کے ازالہ کے لئے موثر حکمت عملی اپنائیں۔ اور میڈیا میں اپنے ہاتھ زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں اور امت مسلمہ کو ایک امت سمجھیں گو وہ کسی ملک میں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی ممالک کو ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا ہے اور وسائل و ذرائع کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ غفلت و تساہل کا پردہ چاک کرتے ہوئے ہم خود ایک قوت بن جائیں اور میڈیا پر چھا جائیں۔

ہم ان مغربی قوموں اور انکے ذرائع ابلاغ کو اس موقع پر یہ کہنا مناسب سمجھتے ہیں کہ

غیر کی آنکھوں کا تجھ کو تنکا آتا ہے نظر　　　دیکھ غافل آنکھ اپنی کا ذرا شہتیر بھی